احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
19 نومبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 260 اتوار 25 جمادی الثانی-1416ھ' 19 نبوت 1374ھش' 19-نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان والا اپنا احسان جتلاوے مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے وہ اس پرورش میں کسی اجر اور صلے کی خواستگار نہیں ہوتی بلکہ ایک طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کے لئے اپنے سارے سکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ کسی ماں کو حکم دیدے کہ تو اپنے بچہ کو دودھ مت پلا اور اگر ایسا کرنے سے بچہ ضائع بھی ہو جاوے تو اس کو کوئی سزا نہیں ہو گی تو کیا ماں ایسا حکم سن کر خوش ہو گی؟ اور اس کی تعمیل کرے گی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو اپنے دل میں ایسے بادشاہ کو کوسے گی کہ کیوں اس نے ایسا حکم دیا۔ پس اس طریق پر نیکی ہو کہ اسے طبعی مرتبہ تک پہنچایا جاوے۔ کیونکہ جب کوئی شئے ترقی کرتے کرتے اپنے طبعی کمال تک پہنچ جاتی ہے اس وقت وہ کامل ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 217)

محترم مولانا محمد منور صاحب وفات پاگئے

ربوہ: 18 نومبر 1995ء احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم مولانا محمد منور صاحب سابق مربی مشرقی و مغربی افریقہ صبح 3 بجے انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر تقریباً 73 سال تھی۔ موصوف شوگر کی بیماری کی زیادتی کی وجہ سے دو ماہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج تھے۔

محترم مولانا محمد منور صاحب 13۔ فروری 1922ء کو قتال پور تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان میں پیدا ہوئے۔ ایف اے اور مولوی فاضل تک تعلیم پائی۔ 1942ء میں انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی۔ 48-3-1 سے 83-3-16 تک مشرقی افریقہ کے ممالک تنزانیہ اور کینیا اور مغربی افریقہ کے ملک نائیجیریا میں خدمات انجام دیں۔ آپ مکرم مبارک احمد صاحب طاہر ایڈیشنل سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کے والد تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

خصوصی درخواست دعا

○ محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ گزشتہ دنوں سول ہسپتال شیخوپورہ میں زیر علاج رہنے کے بعد گھر واپس آ چکے ہیں۔ اگرچہ طبیعت سنبھل چکی ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔ محترم چوہدری صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

محترم مبشر احمد طاہر مربی سلسلہ احمدیہ

وفات پاگئے

○ نظارت اصلاح وارشاد مقامی کے نہایت محنتی اور مستعد مربی محترم مبشر احمد صاحب طاہر مورخہ 13۔ نومبر بعد دوپہری ایم ایچ راولپنڈی میں وفات پاگئے۔ چند یوم پہلے آپ کے دل کا آپریشن ہوا تھا اور "والو" تبدیل کیا گیا۔ دوبارہ اپریشن کیا گیا جس سے جانبر نہ ہو سکے مورخہ 14۔ نومبر بعد عصر بیت المبارک میں آپ کا جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا تدفین بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ تدفین کے بعد دعا محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے کروائی۔

محترم مبشر احمد طاہر نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

گزشتہ جولائی میں جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کی بھی آپ کو توفیق ملی۔ آپ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب (وفات یافتہ) عثمان والا نزد ربوہ کے بیٹے اور مکرم بشارت احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ کے بھائی تھے۔

موصوف نے نظارت اصلاح وارشاد مقامی میں دس سال سے زائد بطور مربی حلقہ لالیاں۔ جلیانوالہ اور گوجرہ میں بطور مربی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نہایت محنت اور ذمہ داری سے فرائض ادا کئے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر سے نوازے۔

سچا صاحب ایمان عسر و یسر میں قدم آگے بڑھاتا ہے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول)

مشکلات اور حوائج کیوں آتے ہیں؟ ان میں باریک در باریک مصالح الٰہیہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ مشکلات میں وسائط کا مہیا کرنا تو ضروری ہوتا ہے۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ (اچھی سفارش کرنے کا) کا ثواب لینا بھی کیسی نعمت الٰہی ہے۔ اور پھر ان میں حکمت ہوتی ہے کہ ان خدمات کے ثمرات مساعی جمیلہ ان کی فکر اور محنت پر اللہ تعالیٰ کو انعام دینا منظور ہوتا ہے۔ اور اس طرح پر نہ سنن الٰہی باطل ہوتے ہیں۔ اور نہ سلسلہ علم ظاہری کا باطل ہوتا ہے۔

غرض سچا اور پکا (صاحب ایمان) وہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت امام نے شرائط بیعت میں لکھا ہے کہ رنج میں راحت میں عسر میں یسر میں قدم آگے بڑھاوے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ان امور کا پیش آنا ضروری ہے تو ہر ایک حالت میں فرمانبردار انسان کو چاہئے کہ ترقی کرتا رہے۔ اور دعاؤں کی طرف توجہ کرے تا کامیابی کی راہیں اسے مل جائیں اور یہ ساری باتیں ابراہیمی ملت کے اختیار کرنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

ابراہیمی ملت کیا ہے۔ یہی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کہا (-) تو فرمانبردار ہو جا۔ انہوں نے کچھ نہیں پوچھا۔ یہی کہا کہ (میں رب العالمین کی فرمانبرداری کرتا ہوں) (دین حق) کسی دعویٰ کا نام نہیں۔ بلکہ (دین حق) یہ ہے کہ اپنی اصلاح کر کے سچا نمونہ ہو۔ صلح و آشتی سے کام لے۔ فرمانبردار ہو۔ سارے اعضاء قلب۔ زبان جوارح۔ اعمال و اموال انقیاد الٰہی میں لگ جائیں۔ منہ سے (صاحب ایمان) کہلا لینا آسان ہے۔ شرک۔ حرص۔ طمع اور جھوٹ سے گریز

باقی صفحہ 7 پر

دعا کے ساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

19- نبوت 1374 ھش — 19 - نومبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں۔ ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔

○ اطاعت اس طرح ہونی چاہئے کہ اگر ایک حکم کسی کو دیا جاوے تو خواہ اس کو مقابلہ پر دشمن کیسا ہی لالچ اور طمع کیوں نہ دیوے یا کیسی ہی عجز۔ انکساری اور خوشامد درآمد کیوں نہ کرے مگر اس حکم پر ان باتوں میں سے کسی کو بھی ترجیح نہ دینی چاہئے اور کبھی اس کی طرف التفات نہ کرنی چاہئے۔ سیرت اور خصلت اس قسم کی چاہئے کہ جس سے دوسرے آدمی پر اثر پڑے اور وہ سمجھے کہ ان لوگوں میں واقعی طور پر اطاعت کی روح ہے۔ صحابہ کرامؓ کی زندگی میں ایک بھی ایسا واقعہ نہ ملے گا کہ اگر کسی کو ایک دفعہ اشارہ بھی کیا گیا ہے تو پھر خواہ بادشاہ وقت نے ہی کتنا ہی زور کیوں نہ لگایا مگر اس نے سوائے اس اشارہ کے اور کسی کی کچھ مانی ہو۔

اطاعت پوری ہو تو ہدایت پوری ہوتی ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو خوب سن لینا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے توفیق طلب کرنی چاہئے کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ ہو۔

○ دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے کہ مگر اس کی لذّت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیادار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے اور وہ نہیں مرتے ہیں جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا ہے مگر افسوس یہ ہے کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت ہی کم لوگ ہیں۔

ہم ہیں اپنے امام کے ہمراہ
اس کے نقش قدم پہ چلتے ہیں
ہم فرشتوں کے ہیں پروں کے تلے
گود میں ہم خدا کی پلتے ہیں

○

حسن کی بات جب ہوئی ہے کہیں
ہم نے تیری مثال دی اکثر

اتفاقاً" ہوئی نہ ہو جب تک
جھوٹ ہوتی ہے دوستی اکثر

رتجگوں کے اداس موسم میں
راس آتی ہے شاعری اکثر

جس طرف کو بھی چل دیئے ہم لوگ
آ گئی ہے تری گلی اکثر

جب ہوں آرائشیں مقابل پر
جیت جاتی ہے سادگی اکثر

اک انا ہی نہیں تمہارے لئے
ہم نے بیچی ہے زندگی اکثر

چاہے جتنا قریب ہوں آصف
لوگ ہوتے ہیں اجنبی اکثر

آصف محمود باسط

خدا کیلئے جو اپنے آپ کو چھوٹا بنا دے گا خدا اسے بڑا بنا دے گا

خدا کا ولی بننا آسان نہیں بلکہ بہت مشکل ہے کیونکہ اس کے لئے بدیوں کو چھوڑنا' برے ارادوں اور جذبات کو چھوڑنا ضروری ہے۔ اور یہ بہت مشکل کام ہے اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں کو چھوڑنا بعض اوقات بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک خونی خون کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ چور چوری کرنا چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک بداخلاق کو غصہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یا تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں دوسروں کو جو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر خود اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو چھوٹا بنا دے گا خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بنا دے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں

ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے عاجز انسانوں کو اپنی کامل معرفت کا علم دینے کے لئے اپنی صفات کو کلام الٰہی میں دو رنگ پر ظاہر کیا ہے اول اس طور پر بیان کیا ہے جس سے اس کی صفات استعارہ کے طریق پر مخلوق کی صفات کی ہم شکل ہیں جیسا کہ وہ کریم رحیم ہے۔ محسن ہے اور وہ غضب بھی رکھتا ہے اور اس میں محبت بھی ہے اور اس کے ہاتھ بھی ہیں اور اس کی آنکھیں بھی ہیں اور اس کی ساقیں بھی ہیں اور اس کے کان بھی ہیں اور نیز یہ کہ قدیم سے سلسلہ مخلوق کا اس کے ساتھ چلا آیا ہے مگر کسی چیز کو اس کے مقابل پر قدامت شخصی نہیں۔ ہاں قدامت نوعی ہے۔ اور وہ بھی خدا کی صفت خلق کے لئے ایک لازمی امر نہیں کیونکہ جیسا کہ خلق یعنی پیدا کرنا اس کی صفات میں سے ہے ایسا ہی کبھی اور کسی زمانہ میں تجلی وحدت اور تجرد اس کی صفات میں سے ہے اور کسی صفت کے لئے تعطل دائمی جائز نہیں ہاں تعطل میعادی جائز ہے۔

غرض چونکہ خدا نے انسان کو پیدا کر کے اپنی ان تشبیہی صفات کو اس پر ظاہر کیا۔ جن صفات کے ساتھ انسان بظاہر شراکت رکھتا ہے جیسے خالق ہونا کیونکہ انسان بھی اپنی حد تک بعض چیزوں کا خالق یعنی موجد ہے۔ ایسا ہی انسان کو کریم بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حد تک کرم کی صفت بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور اسی طرح انسان کو رحیم بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حد تک رحم بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور قوت غضب بھی اس میں ہے اور ایسا ہی آنکھ کان وغیرہ سب انسان میں موجود ہیں پس ان تشبیہی صفات سے کسی کے دل میں شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ گویا انسان ان صفات میں خدا سے مشابہ ہے اور خدا انسان سے مشابہ ہے اس لئے خدا نے ان صفات کے مقابل پر کلام الٰہی میں اپنی تنزیہی صفات کا بھی ذکر کر دیا۔ یعنی ایسی صفات کا ذکر کیا۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کو اپنی ذات اور صفات میں کچھ بھی شراکت انسان کے ساتھ نہیں اور نہ انسان کو اس کے ساتھ کچھ مشارکت ہے۔ نہ اس کا خلق یعنی پیدا کرنا انسان کی خلق کی طرح ہے نہ اس کا رحم کرنا انسان کے رحم کی طرح ہے اور نہ اس کا غضب انسان کے غضب کی طرح ہے نہ اس کی محبت انسان کی محبت کی طرح ہے۔ اور نہ وہ انسان کی طرح کسی مکان کا محتاج ہے۔

اور یہ ذکر یعنی خدا کا اپنی صفات میں انسان سے بالکل علیحدہ ہونا کلام الٰہی کی کئی آیات میں تصریح کے ساتھ کیا گیا ہے............ حقیقی وجود اور حقیقی بقا اور تمام صفات حقیقیہ خاص خدا کے لئے اور کوئی ان میں اس کا شریک نہیں۔ وہی بذاتہ زندہ ہے۔ اور باقی تمام زندے اس کے ذریعہ سے ہیں۔ اور وہ اپنی ذات سے آپ قائم ہے اور باقی تمام چیزوں کا قیام اس کے سہارے سے ہے اور جیسا کہ موت اس پر جائز نہیں۔ ایسا ہی ادنیٰ درجے کا تعطل حواس بھی جو نیند اور اونگھ ہے وہ بھی اس پر جائز نہیں۔ مگر دوسروں پر جیسا کہ موت وارد ہوتی ہے نیند اور اونگھ بھی وارد ہوتی ہے۔ جو کچھ تم زمین میں دیکھتے ہو یا آسمان میں وہ سب اسی کا ہے۔ اور اسی سے ظہور پذیر اور قیام پذیر ہے۔ کون ہے جو بغیر اس کے حکم کے اس کے آگے شفاعت کر سکتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جو لوگوں کے آگے ہے۔ اور جو پیچھے ہے یعنی اسی کا علم حاضر اور غائب پر محیط ہے۔ اور کوئی اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتا۔ لیکن جس قدر وہ چاہے۔ اس کی قدرت۔ اور علم کا تمام زمین و آسمان پر تسلط ہے۔ وہ سب کو اٹھائے ہوئے ہے۔ یہ نہیں کہ کسی چیز نے اس کو اٹھا رکھا ہے اور وہ آسمان اور زمین اور انکی تمام چیزوں کے اٹھانے سے تھکتا نہیں۔ اور وہ اس بات سے بزرگ تر ہے کہ ضعف و ناتوانی اور کم قدرتی اس کی طرف منسوب کی جائے۔

فارسی منظوم کلام

دل شود از بد زبانی ہا سیاہ
بد زباناں را در آنجا نیست راہ

بد زبانی سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ بد زبان لوگوں کو خدا کے حضور میں رسائی نہیں ہے۔

کم نشیں با زمرۂ مستہزئیں
تا بیابی حصہ از مہتدیں

تمسخر کرنے والے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھ۔ تاکہ تو ہدایت یافتوں میں شامل ہو۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان دو اشعار میں یہ بات بیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دوسروں کے متعلق بد زبانی کرتا ہے تو اس کا دل اتنا سیاہ ہو جاتا ہے کہ پھر اسے خدا کے حضور رسائی نہیں رہتی۔ اس میں کیا شک ہے کہ جو بد زبانی کرے گا۔ وہ خدا تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو نیکی اور نیک صفات پسند ہیں۔ بد زبانی ایک انتہائی بری عادت ہے۔ جو اس عادت میں ملوث ہو اسے جان لینا چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ سے دور ہے اور اپنی اسی کیفیت میں کبھی خدا کے حضور پذیرائی حاصل نہیں کر سکتا۔ خدا کے وصال کے لئے اور خدا کے حصول کے لئے انسان کو نیک دل اور پاک زبان ہونا چاہئے اور ایک اور شرط جو انتہائی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ انسان ہنسی ٹھٹھا کرنے والوں کے ساتھ زیادہ وقت نہ گذارے۔ کیونکہ اگر وہ ان کے ساتھ زیادہ وقت گذارے گا تو یقیناً ان جیسا ہو جائے گا اور ہنسی ٹھٹھا کرنے والوں کی زبان اتنی بگڑ جاتی ہے کہ بد زبانی ان کے لئے کوئی بات نہیں رہتی۔ کہا جا سکتا ہے کہ وہ بد زبان بھی ہو جاتے ہیں اور جو بد زبان ہوں اور ہنسی اور ٹھٹھا کرنے والے ہوں وہ کسی صورت میں بھی ہدایت نہیں پا سکتے۔ ہدایت میں یہاں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ نیک نہیں بن سکتے۔ نیکیوں کی طرف انہیں رجوع نہیں ہوتا۔ ان دو اشعار میں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) بد زبانی سے روکتے ہیں اور ہنسی ٹھٹھا کرنے والوں کے ساتھ میل ملاپ کرنے والے سے۔ اگر انسان یہ دو باتیں کر سکے حضرت صاحب کے اس ارشاد پر عمل کر سکے تو وہ خدا کے حضور رسائی پا سکتا ہے اور اپنے تمام کاموں کو نیکی کا مرکز بنا سکتا ہے۔ اور پھر اس کے متعلق یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ ہدایت یافتہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دونوں برائیوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اپنا قرب عطا فرمائے۔ اور ہمیں ہدایت اور نیکی سے نوازے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت الثانی نے 2- اپریل 1950ء کو تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں دیگر امور کے علاوہ فرمایا:-

انسانی زندگی میں مختلف تغیرات آتے ہی رہتے ہیں۔ اور یہی تغیرات انسانی زندگی کی دلچسپی کا موجب ہوتے ہیں۔ انسان کی زندگی سے ان تغیرات کو خارج کر دو۔ تو اس کی ساری دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ ایک لمبے عرصے کی ہم آہنگی بھی بعض دفعہ انسانی فطرت کا جزو بن جاتی ہے۔ لیکن فطرت کا جزو بننے اور دلچسپی کا موجب ہونے میں بہت بڑا فرق ہے۔ فطرت کا جزو بننے کے صرف یہ معنے ہیں کہ اس شخص کو ہم آہنگی کوئی غیر چیز نہیں معلوم ہوتی وہ اسے ناپسند نہیں کرتا۔ وہ اس کا عادی ہو گیا ہے۔ بعض دفعہ اس ہم آہنگی کو بدلنے سے وہ صدمہ بھی محسوس کرتا ہے۔ مگر اسی طرح جس طرح بازو کا جوڑ الگ ہو جائے تو انسان تکلیف محسوس کرتا ہے۔ لیکن جب جوڑ اپنے مقام میں صحیح طور پر جڑا ہوتا ہے تو کوئی خاص کیفیت محسوس نہیں کرتا۔ ایک انسان کی ساری عمر اگر اس طرح گذر جائے کہ اس کے بازو کا جوڑ صحیح طور پر جڑا رہے اور کبھی اس میں کوئی تکلیف نہ ہو تو شائد ایک دفعہ بھی اسے خیال نہیں گذرے گا کہ اس کے بازو کا کوئی جوڑ بھی ہے۔ اور وہ اپنی جگہ پر صحیح طور پر جڑا ہوا ہے اور اپنے مقررہ کام کو اچھی طرح ادا کر رہا ہے کیونکہ ہم آہنگی سکون کو پیدا کرتی ہے لیکن فکر میں ہیجان پیدا نہیں کرتی۔ پس زندگی در حقیقت تغیرات کا نام ہے۔ کوئی ترقی بغیر تغیر کے نہیں۔ منزل بہ منزل آگے کو بڑھنے یعنی مختلف نیک تغیرات کے سلسلے میں سے گذرنا ہی ترقی کی تاریخ ہے۔ خدا تعالیٰ ازلی ابدی صداقت ہے۔ ذات کے لحاظ سے وہ غیر متبدل بھی کہلاتا ہے لیکن صفات کے لحاظ سے وہ بھی غیر متناہی تغیرات اور تبدیلیوں کا حامل ہے۔ (-) وہ ایک مثبت خدا نہ ہوتا۔ جیسا کہ (کلام الٰہی) کا نظریہ ہے۔ (کلام الٰہی) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خدا تعالیٰ ہر زمانے میں ایک نئی اور اہم حالت میں ہوا ہے۔ پس بتاؤ تو سہی کہ تم خدا تعالیٰ کی کس نعمت کا انکار کرو گے۔ ان آیات میں نہایت وضاحت سے صفات الٰہیہ کے مثبت پہلوؤں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور انسانی ترقی کی ایک جامع مانع تعریف کر دی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے ظہور کا زاویہ انسانوں کی طرف ہر وقت تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ظہور صفات سے ہم آہنگی قائم رکھنے کے لئے انسان کو زاویہ بدلنا پڑے گا۔ گھوڑے کو سدھانے والا ایک چکر میں کھڑا ہو جاتا ہے اور گھوڑے کی رسی پکڑ کر خود چاروں طرف گھومتا ہے۔ گھوڑے کو بھی اس کے سامنے گھومنا پڑتا ہے۔ مرکزی شئے کے گھومنے کا دائرہ بہت چھوٹا بلکہ عین مرکز میں صفر کے برابر ہوتا ہے۔ مگر پہلوؤں پر کھڑے ہوئے گھوڑے کو رسی کے برابر لمبا فاصلہ طے کر کے چاروں طرف دوڑنا پڑتا ہے۔ اور اس میں اس کے فن میں کمال پیدا کرنے کا راز مخفی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنا پہلو ہر وقت بدلتا ہے۔ انسان کو اس کے پہلو بدلنے کے ساتھ اپنا قدم بڑھانا پڑتا ہے تا خدا تعالیٰ سے ہم آہنگی

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محمد شفیق آف الشفیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ ربوہ

محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ

خاکسار کی اہلیہ محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ کو 21- دسمبر 1994ء کو غروب آفتاب کے وقت بازار سے واپسی پر راستہ ہی میں اچانک دل پر شدید حملہ ہوا اور یکدم دل کی حرکت بند ہو گئی۔ ایک نیک دل نوجوان مکرم ناصر شاہ صاحب نے اپنی کار میں انہیں فضل عمر ہسپتال پہنچایا۔ لیکن دل دوبارہ چالو نہ ہو سکا۔ آپ کی وفات کے ساتھ ہی خاکسار کے ساتھ 46 سال اور 7 ماہ کی بھرپور رفاقت کا سورج بھی غروب ہو گیا۔

لندن میں جنازہ غائب حضرت صاحب نے از راہ شفقت 94-12-23 کو پڑھایا اور اسی روز خاکسار کو تعزیت کا خط بھی بھجوایا۔ فرانکفرٹ میں بھی جنازہ غائب پڑھا گیا۔

جنازہ میں ایک داماد سابق اسیر راہ مولا عزیزم محمد الیاس منیر صاحب اور سب سے چھوٹا بیٹا عزیزم شاہد محمود متعلم پی ایچ ڈی یونیورسٹی آف LUND (سویڈن) شریک نہ ہو سکے۔

1994ء میں خداوند کریم نے اپنے خاص فضل سے عزیزم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو 10 سال کی قید کے بعد جیل سے رہائی دلائی اور عزیزم شاہد محمود کو پی ایچ ڈی کے لئے سویڈش انسٹی ٹیوٹ (گورنمنٹ آف سویڈن) نے 1994ء کا گلوبل کمپی ٹیشن سکالر شپ (Global Competition Scholarship) دیا۔ پاکستان سے 1994ء کا یہ سکالر شپ صرف عزیز موصوف ہی حاصل کر سکا تھا۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ان دو عظیم انعامات کے ساتھ ساتھ سن 94ء آخر میں جاتے جاتے ایک بہت بڑا ناقابل فراموش صدمہ بھی دے گیا۔ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو کی تعلیم ہی پہلا اور آخری اور حقیقی سہارا ہے۔

میری پوسٹنگ PAF (Posting) چکلالہ ہو چکی تھی اور دسمبر 1949ء کے آخری دن تھے۔ میں احمدی ہوا تو گھر سے نکال دیا گیا جب گجرات میں سسرال کے گھر سے نکلے تو عصر کا وقت تھا۔ ہمارے پاس گرم کپڑے بھی نہ تھے۔ خوش قسمتی سے گجرات ریلوے اسٹیشن پر پہنچتے ہی راولپنڈی کو جانے والی ٹرین آئی اور ہم اس میں سوار ہو کر رات کے دس گیارہ بجے کے قریب راولپنڈی پہنچے۔ سردی سے ٹھٹھر رہے تھے۔ رات بسر کرنے کے لئے ایک احمدی دوست مکرم مرزا نذیر احمد صاحب کے دروازہ پر دستک دی۔ مرزا صاحب نے دروازہ کھولا اور وہ ہمیں دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اتنی رات گئے اور بلا کی سردی میں اور بغیر گرم کپڑوں کے اور بغیر اطلاع کے۔ بہرحال انہوں نے ہمیں کمرہ کے اندر بٹھایا۔ گرم چائے پلائی۔ اور سارا ماجرہ سنایا۔ ان کا کرائے کا گھر تھا جو کہ ایک ہی کمرہ پر مشتمل تھا۔ کمرہ ہمیں دے دیا اور خود میاں بیوی نے رات باورچی خانہ میں گذاری۔ 2/3 روز مہمان رکھا۔ اسی محلہ ڈھوک الٰہی بخش (مری روڈ) میں 12/- روپے ماہوار کرایہ پر مکان مل گیا اور اس میں شفٹ کر گئے۔ شفٹ کیا کرنا تھا۔ دونوں میاں بیوی خالی ہاتھ مکان میں داخل ہو گئے۔ گھر چلانے کے لئے کچھ نہ تھا۔ نہ کوئی چارپائی۔ نہ بستر اور نہ ہی کوئی برتن وغیرہ۔ مہینہ کا آخر تھا۔ سردی زوروں پر تھی۔ جیب میں 3/4 روپے تھے۔ کسی سے کوئی جان پہچان بھی نہ تھی۔ اگر ہوتی بھی تو ملازم پیشہ لوگوں کے پاس عام طور پر مہینہ کے آخر میں کسی کو ادھار دینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔ پریشان تھے کہ کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے بیگم کو باوجود پرائمری تک تعلیم ہونے کے دل کھول کر وافر فراست عطا فرمائی ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایک چھوٹی سی الومینیم (Aluminum) کی دیگچی۔ تھوڑے سے چاول اور گڑ لے آئیں۔ اینٹوں کا چولہا بنایا اور گڑ والے چاول پکا کر دیگچی ہی میں کھائے۔ یقین جانیئے کہ ان گڑ والے چاولوں کا مزیدار ذائقہ آج تک یاد ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج تک ہمارے گھر میں گڑ والے چاول پسند کئے جاتے ہیں۔ رات گذارنے کے لئے دفتر سے موٹے اور چبھنے والے کمبل مل گئے تھے۔ تنخواہ ملنے پر گھر کا ضروری سامان خریدا اور زندگی کا پہیہ اپنے سفر پر رواں دواں ہو گیا۔

بیگم کو احمدیت کے متعلق کچھ علم نہ تھا۔ صرف مخالفانہ باتیں ہی سنی ہوئی تھیں۔ اور عجیب بات ہے کہ ان مخالفانہ باتوں کا ان پر کوئی منفی اثر نہ تھا۔ اس عرصہ میں خاکسار نے بھی کبھی کوئی اختلافی بات نہ کی۔ صرف دعاؤں پر زور تھا۔ ہاں کبھی کبھی "کشتی نوح" سے "ہماری تعلیم" والا حصہ پڑھ کر سنایا کرتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد بیگم صاحبہ کو ایک خواب آئی اور انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔

اس طرح اس ذات پاک نے جسے تمام قدرتیں حاصل ہیں خود ہی بیگم صاحبہ کو بغیر کسی داعی الی اللہ کی کوشش کے محض اپنے فضل سے حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست........ احباب کرام کو معلوم ہو کہ ہم دونوں اپنے اپنے خاندانوں سے اکیلے احمدی تھے اور تادم تحریر ایسا ہی ہے۔

پی اے ایف کی 24 سالہ سروس میں جہاں کہیں بھی ہم رہے بیگم صاحبہ ہمیشہ اپنے ہمسائیوں کے حقوق دین حق کی پاک تعلیم کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ ایک بہت ہی ایمان افروز واقعہ ہے کہ جب ہم سرگودھا میں پی اے ایف کے کوارٹرز میں تھے تو ہمارے ہمسائے میں ایک غیر از جماعت فیملی رہتی تھی۔ وہ اپنے کوارٹر میں دینی مجالس وغیرہ کا پروگرام بھی منعقد کروایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ چھٹی پر جانے لگے تو ان کی بیگم صاحبہ نے زیورات کی پوٹلی لا کر خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کو دی کہ اسے اپنے پاس بطور امانت کے رکھ لیں۔ واپس آ کر لے لوں گی۔ اس پر خاکسار کی بیگم صاحبہ نے جواب دیا کہ آپ کے بہت سے ہم مسلک دوست یہاں کوارٹرز میں رہتے ہیں۔ آپ ان میں سے کسی کے ہاں یہ امانت کیوں نہیں رکھوا دیتیں تو انہوں نے جواب دیا کہ آپا جی جو اعتبار ہمیں آپ پر ہے وہ کسی اور پر نہیں ہے۔ اس پر میری بیگم صاحبہ نے کہا کہ اچھا پوٹلی کھول کر دکھا دیں کہ اس میں کون کون سے زیور ہیں۔ اس بات پر انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ نہ تو میں یہ پوٹلی کھول کر دکھا کر رکھوں گی اور نہ واپسی پر کھول کر دیکھ کر لوں گی۔ اس زمانہ میں ایک اختلاف عقیدہ رکھنے والے ہمسائے کا خاکسار کی بیگم صاحبہ کی دیانت پر اس درجہ کا اعتماد اور بھروسہ اپنی مثال آپ ہے۔ بیگم صاحبہ کی ہر کسی کے ساتھ اعلیٰ اخلاق۔ ایمانداری اور دیانت کے ساتھ پیش آنے کی بہت سی مثالیں ہیں۔ مگر طوالت کی خاطر ان سب سے صرف نظر کرتا ہوں۔

خاکسار کو شروع سے ہی بیگم صاحبہ پر بہت اعتماد تھا۔ پاکستان میں ملازمت کے دوران چندہ ادا کرنے بعد ساری تنخواہ اسے ہی دے دیا کرتا تھا۔ سروس کے دوران تو مشکل سے ہی اخراجات پورے ہوتے تھے۔ اس کے باوجود وہ کچھ نہ کچھ بچا لیا کرتی تھیں۔ مگر جب ایران گیا تو بھی سارے پیسے بیگم صاحبہ ہی کو بھیج دیا کرتا تھا اور اسے مکمل اختیار دے رکھا تھا کہ جیسے مرضی خرچ کریں۔ عورتوں کی سب سے بڑی کمزوری زیورات اور قیمتی کپڑے ہوتے ہیں۔ ان کے پاس (20 سال پہلے کی بات ہے کہ جب روپے کی قیمت کافی ہوتی تھی۔ اس دور میں ڈالر 7/8 روپے کا ہوتا تھا) ہزاروں روپے ہوتے اور خاکسار کی طرف سے جیسے مرضی خرچ کرنے کی اجازت کے باوجود کبھی کوئی زیور یا قیمتی کپڑے نہ بنوائے۔ بلکہ جو زیورات پہلے سے ان کے پاس تھے وہ بھی ایک ایک کر کے خاکسار کی غیر احمدی رشتہ دار لڑکیوں کو ان کی شادیوں پر تحفہ میں دے دیئے۔ ہاں وہ ہمیشہ باوقار اور صاف ستھرا لباس ضرور پہنا کرتی تھیں۔ خاوند کی ساری رقم کو بڑی عقلمندی سے سنبھال کر رکھا۔ محلہ دارالرحمت شرقی "ب" میں ایک پلاٹ (موجودہ مکان) پسند کیا اور خریدنے کے لئے مجھ سے اجازت طلب کی۔ خاکسار نے نہ صرف اجازت دی بلکہ یہ بھی تاکید کی کہ پلاٹ کی رجسٹری اپنے نام کروالیں۔ اپنی نگرانی میں مکان بنوایا۔ بچوں کی شادیاں کیں اور ربوہ 1978ء میں پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے معیار کے مطابق کریش پروگرام لیول کا ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ قائم کیا اور ٹیکنیکل بورڈ کے ساتھ الحاق منظور کروایا۔ بیگم صاحبہ ادارہ کی گورننگ باڈی کی ممبر بھی تھیں۔ اب تک سینکڑوں احمدی وغیر از جماعت نوجوان اس ادارہ سے فنی تربیت حاصل کر چکے ہیں اور مستحق طلباء کو بلا امتیاز مذہب وملت فیس میں رعایت دی جاتی ہے۔

بیگم صاحبہ کے دل میں خدمت خلق کا بہت جذبہ تھا اور وہ کسی کو اپنے سے کم تر نہ سمجھتی تھی۔ ایک دفعہ 1993ء میں الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں اپریشن کے لئے داخل تھیں اور اپریشن سے قبل روزانہ صبح وشام وارڈ کی تمام مریض خواتین کے پاس جا کر ایک ایک کا حال اور ان کی ضروریات دریافت کرتیں اور ضرورت مندوں کو ضروریات کی اشیاء یا نقد پیسے دیتیں۔ جب کبھی امرود یا دیگر اشیاء بیچنے والی غریب عورتیں ہمارے گھر میں آتیں تو انہیں زمین پر بیٹھنے نہ دیتیں بلکہ اپنے برابر کی چارپائی پر عزت واحترام سے بٹھایا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ ایک بیمار عورت امرود بیچنے آئی اور اسے امردوں کی قیمت سے بہت زیادہ پیسے دے دیئے۔ امرود بیچنے والی نے سمجھا کہ شاید غلطی سے زیادہ پیسے دے دیئے ہیں۔ اس امرود بیچنے والی نے کہا کہ بی بی جی آپ نے تو بہت زیادہ پیسے دے دیئے ہیں۔ امرود تو اتنے کے نہ تھے۔ آپ نے کہا کہ زائد پیسے آپ کے علاج کے لئے ہیں۔

دعا کیا کرتی تھیں کہ یا الٰہی مجھے چلتے پھرتے ہی اپنے پاس بلا لینا۔ خداوند کریم نے ان کی دعا من وعن قبول فرمائی اور وفات بالکل اسی طرح ہی ہوئی۔ وفات کے دن 22- دسمبر کو بازار کے دو چکر لگائے کیونکہ بیٹی کا 23 دسمبر کو نکاح تھا۔ اس سلسلہ میں ضروری اشیاء خریدنے بازار جاتی رہیں۔ جب وفات کے فوراً بعد خاکسار کو C.C.U میں داخل کیا گیا تو میں نے اپنے بیٹے عزیزم طارق محمود کو تاکید کی کہ جو کچھ ہونا تھا ہو گیا ہے۔ ہم بے بس تھے اور اس دنیائے فانی سے رخصت ہونے والی بھی بے بس تھی۔ اس لئے نکاح مقررہ تاریخ پر ہو جانا چاہئے تاکہ سیالکوٹ سے آنے والے مہمانوں کو دوبارہ تشریف لانے کی زحمت گوارا نہ کرنی پڑے۔

خاکسار نے اپنی اولاد کو وصیت کر دی ہے کہ جب تک میں حیات ہوں اپنی بیوی کے تمام چندہ جات حسب سابق ہر سال مناسب اضافہ کے ساتھ ادا کرتا رہوں گا۔ ان چندہ جات کے علاوہ اس کی طرف سے مبلغ -/300 روپے ماہوار بطور صدقہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کو غریب اور نادار مریضوں کے علاج کے لئے ادا کرتا رہوں گا۔ بیگم صاحبہ کے وفات کے ساتھ ہی اس پر عمل شروع کر دیا گیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی وفات کے بعد بھی اس پر عمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاری رہے گا۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ احباب کرام سے میری اہلیہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مقصود احمد شیخ

مکرم شیخ ظہور احمد صاحب

میرے اباجان مکرم شیخ ظہور احمد صاحب (ابن شیخ عظیم الدین صاحب سوداگر چرم و سابق امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد سندھ) 29۔ دسمبر 1928ء کو حیدر آباد سندھ میں پیدا ہوئے اور 25۔ اگست 1995ء کو بعمر 66 سال بقضائے الٰہی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں چند روز علیل رہنے کے بعد وفات پا گئے۔

میرے دادا جان کا آبائی وطن بھیرہ تھا اور تاریخ احمدیت میں بھیرہ شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ امام جماعت احمدیہ اول حضرت حکیم نور الدین اسی شہر کے رہنے والے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ کے اوائل ہی میں یہاں احمدیت کا نفوذ ہوا اور بہت سے سعید لفطرت احباب مشرف بہ احمدیت ہوئے۔ انہی خوش نصیبوں میں دادا جان بھی شامل تھے۔

ابا جان نے حیدر آباد سندھ اور بعد میں رادھن ضلع دادو میں تجارت شروع کی۔ اپنی محنت 'لگن' دیانت داری اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

ابا جان کا رشتہ مکرم خان میر خان صاحب (باڈی گارڈ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) کی صاحبزادی امتہ المنان سے طے پایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اولاد سے بھی نوازا۔ ہم چھ بھائی اور دو بہنیں ان دنوں جرمنی لندن اور کینیڈا میں مقیم ہیں۔ ہمارا سب سے چھوٹا بھائی عزیزم ودود احمد 1984ء میں عنفوان شباب میں اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ اس جوان مرگ پر بھی ہمارے والد صاحب نے صبر و ضبط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو رہے۔ ایک بھائی کے علاوہ ہم سب بہن بھائی شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سب عنایات صرف احمدیت کا ثمر اور والدین کی دعاؤں کا نتیجہ ہیں۔

ہم نے اپنے پیارے ابا جان کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں میں سے پایا۔ وہ فراوانی اور کشائش کے ایام میں کبھی حد سے نہ بڑھے اور نہ تنگی و ترشی میں کبھی شکوہ لب پر لائے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو مد نظر رکھتے ہوئے عبد شکور بنے رہے۔ وہ یہی جذبات اپنے سارے بچوں میں دیکھنے کے خواہش مند تھے اور پیدا بھی کئے۔

آپ شفیق 'ملنسار' مخلص اور صاف گو انسان تھے۔ ہر ایک سے معاملہ صاف رکھتے۔ لین دین کے معاملہ میں ہمیشہ خوف خدا پیش نظر رہا۔ بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ اپنے حلقہ احباب' عزیزوں اور رشتہ داروں سے ہمیشہ پیار اور محبت کا تعلق استوار رکھا۔ ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنے میں اخفاء سے کام لیتے۔

احکام الٰہی کے پابند ایک سادہ مزاج اور درد مند دل کے مالک خاموش طبع انسان تھے۔

آپ نے ایک مخلص و فدائی احمدی ہونے کے ناطے نہ صرف احمدیت بلکہ مرکز سے بھی تعلق ہمیشہ مضبوط رکھا۔ بچوں کے باہر چلے جانے کے بعد مستقل طور پر ربوہ میں سکونت اختیار کر لی۔ اس دوران کئی مرتبہ بچوں سے ملنے ان کے پاس جاتے رہے۔ لیکن مرکز سے جدائی گوارا نہ تھی اس لئے تھوڑے عرصہ بعد ہی واپس آ جاتے تھے۔ بالآخر 25۔ اگست 1995ء بروز جمعہ رضائے الٰہی پر لبیک کہتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور سرزمین ربوہ میں مدفون ہوئے۔

اللہ تعالیٰ والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیارے بندوں میں شامل کرتے ہوئے قرب الٰہی سے نوازے اور جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔

نذیر بیگم۔ والدہ ڈاکٹر محمد جلال شمس۔ اور خاکسار کی اہلیہ امتہ الحفیظ یہ سب وصیت کے مبارک نظام میں منسلک ہو گئیں۔

محترمہ ہمشیرہ نذیر بیگم خدا تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ اور اپنے بچوں کے سر پر تادیر ان کا سایہ سلامت رکھے۔ ان کے سوا۔ باقی سبھی اب بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ بہن شریفہ بیگم نے پارٹیشن کا زمانہ بھی دیکھا۔ لٹے پٹے جو مہاجر ہمارے گاؤں آئے۔ ان کی اکثر عورتوں کو بہن صاحبہ نے دلی پیار دیا۔ اور انہیں اپنے گھر سے صبح شام کھانا بھجواتی رہیں۔

چار شادی شدہ عورتیں۔ دو ضعیف عورتیں۔ ایک بابا جی۔ یہ مستقل ہمارے دستر خوان پر ہوتے۔ ان کے ہر قسم کے اخراجات بہن صاحبہ نے اٹھائے رکھے انہیں دنوں میں گندم کی سخت قلت ہو گئی۔ آٹھ دس روپیہ من سے بڑھ کر 50۔ 60 روپیہ من تک گندم چلی گئی۔ یہ زمانہ مہاجروں کے لئے سخت مشکلات کا تھا۔

جو مہاجر عورت ہمارے گھر گندم کے لئے آتی۔ تو بہن صاحبہ اسے تین چار سیر گندم مفت دے دیتیں۔ اگر زیادہ مانگتی۔ تو آٹھ دس سیر سے زائد نہ دیتیں۔ قیمت صرف پندرہ سولہ روپے فی من کے حساب سے وصول کرتیں۔ مگر مایوس کسی کو واپس نہ جانے دیتیں۔

آخر یہ مبارک وجود مورخہ 1962-9-7 ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی کے پاس پرواز کر گیا۔ خدا تعالیٰ نے ان کی ساری اولاد پر بے بہا فضلوں کی بارش کی ہے۔ دعا ہے۔ مولا کریم ان کو مزید ترقیات سے نوازے محترمہ ہمشیرہ صاحبہ کو جنت کے اعلیٰ ترین مقام میں جگہ دے۔

شریف احمد دیڑھوی

میرا خاندان

خاکسار شریف احمد دیڑھوی کو خدا تعالیٰ نے اس وقت تک مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق دی 52ء میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کرونڈی۔ قائد خدام الاحمدیہ کرونڈی کئی سال تک (خدا کے فضل سے عاجز کی قیادت میں 5.4 دفعہ سند خوشنودی دیہاتی مجالس میں اول مرکز کی طرف سے عطا ہوئی)

9 سال تک قائد خدام الاحمدیہ ضلع خیر پور میرس۔ کچھ عرصہ کرونڈی صدر جماعت کے طور پر کام کیا اور عرصہ 5 سال 68ء تا 73ء تک قائد علاقائی خیر پور ڈویژن کام کرنے کی توفیق پائی یعنی انصار میں شامل ہونے تک قریباً 12 سال کرونڈی میں سیکرٹری مال رہا۔ 70ء میں خاکسار نے کرونڈی سے باندھی ضلع نواب شاہ میں سکونت اختیار کر لی باندھی میں بھی کوئی گیارہ بارہ سال تک سیکرٹری مال کے عہدہ پر کام کیا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سارے کاموں میں حصہ لیا۔ اور 87ء تا 89ء تک آنریری طور پر انسپکٹر وقف جدید تھا۔ اور جون 89ء سے مستقل انسپکٹر وقف جدید مال کے طور پر کام کر رہا ہوں۔

میری بیوی حنیفہ بیگم نے کرونڈی میں لجنہ کی جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر کام کیا۔ میری بڑی بیٹی عزیزہ نصیرہ اہلیہ عبید اللہ صاحب گوندل کئی سال سے صدر لجنہ حلقہ عزیز آباد کے طور پر خدمت بجا لا رہی ہیں۔ میرے بڑے لڑکے عزیزم ناصر احمد دیڑھوی اس وقت سیکرٹری وقف نو عزیز آباد کراچی ہیں۔ چھوٹے لڑکے عزیزم راشد احمد صاحب دیڑھوی نائب معتمد خدام الاحمدیہ ضلع کراچی ہیں۔ اور میرے نواسے عزیزم نصیر اللہ صاحب گوندل زندگی وقف کر کے جامعہ کے تیسرے سال میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ میرے داماد عزیزم مسعود احمد صاحب جرمنی میں سیکرٹری مال ہیں۔

اسی طرح میرے بھانجے مکرم شریف احمد صاحب پیر کوٹی زعیم انصار اللہ حافظ آباد ہیں مکرم اقبال احمد صاحب پیر کوٹی جو میرے بھانجے ہیں اس وقت سیکرٹری مال کرونڈی ہیں۔ دونوں بھانجوں کے لڑکے مکرم فہیم احمد صاحب خادم اور مکرم اکبر احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اور میری ایک بھانجی کے لڑکے مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب نائب امیر ضلع حافظ آباد ہیں۔

بقیہ صفحہ 3

قائم رہے۔ یہ تغیر خدا تعالیٰ کے ساتھ انسانی تعلق میں تغیر پیدا نہ ہونے دینے کے لئے ضروری ہے۔ اور اس تغیر سے انسان انسانیت کے فن میں کمال پیدا کرتا ہے جس طرح سکھانے والے کے گرد چکر میں دوڑ کر گھوڑا گھوڑے کی قابلیتوں میں کمال حاصل کرتا ہے اور اسی کمال کے مختلف ٹکڑے ترقی کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔

> اللہ جل شانہ کی سچی فرمانبرداری اختیار کرو اس کی اطاعت کرو۔ اس کی محبت کرو۔ اس کے آگے تذلل کرو۔ اسی کی عبادت ہو۔ اور اللہ کے مقابل کوئی غیر تمہارا مطاع محبوب معبود مطلوب امید و بیم کا مرجع نہ ہو۔
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

محمد رفیع سرگودھا

مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ

یہ میرے بڑے بھائی مکرم محمد لطیف صاحب کی بیوی تھیں۔ جب بھائی صاحب کی شادی ہوئی۔ تو بھائی صاحب بیکار تھے۔ بہن صاحبہ کا ہمارے گھر آنا تھا۔ کہ ہمارے گھر کی قسمت جاگ اٹھی۔ فوراً دن پھرنے لگ گئے۔ جلد ہی خدا تعالیٰ نے اتنی مالی وسعت دی۔ کہ برادری کے جس گھر کو امداد کی ضرورت پڑتی۔ اس کی نظریں ہمارے گھر کی طرف اٹھتیں۔ محترمہ بہن صاحبہ نے کبھی کسی رشتہ دار کو خالی ہاتھ واپس نہ کیا۔

سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا۔ ہمارے غریب خانہ میں تشریف لائے آنے کا مقصد بیان فرمایا۔ سب سے پہلے ہمشیرہ شریفہ بیگم نے وصیت میں شامل ہونے کی درخواست کی۔ ان کے بعد اسی روز ہی۔ ہماری والدہ محترمہ۔ ہماری ہمشیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغانستان کو بھارتی اسلحہ کی فراہمی

اخباری خبروں میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان پروفیسر برہان الدین ربانی صدر افغانستان کو طالبان کے خلاف جنگ جاری رکھنے کے لئے اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ طالبان کے متعلق اکثر کہا جاتا ہے کہ ان کی پشت پناہی پاکستان کر رہا ہے۔ لیکن پاکستان نے نہایت پر زور الفاظ میں اس بات کی بار بار تردید کی ہے۔ لیکن یہ کہ ہندوستان پروفیسر ربانی کی فوجوں کو اسلحہ مہیا کر رہا ہے اس کا ثبوت مزار شریف سے ملنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ ہندوستان کی ہوائی سروس جو افغانستان جاتی ہے وہ پاکستان کی فضاء میں سے گزر کر وہاں پہنچتی ہے۔ کیونکہ ان دونوں ملکوں میں ایک دوسرے کے ساتھ رابطے کے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ دنوں میں جب بعض اوقات ہندوستان کے ہوائی جہازوں کو مجبوراً کہیں اترنا پڑا خاص طور پر لاہور جاتے ہوئے تو پتہ ملا کہ ان میں اسلحہ ہے۔ ان کے جہاز اومان کے ذریعے بھی وہاں جانے لگے ہیں۔ اور وہ اس لئے کہ پاکستان کو یہ پتہ نہ چلے کہ اسلحہ لے جایا جا رہا ہے۔

پروفیسر برہان الدین ربانی نے کہا ہے کہ وہ اپنا صدارت کا عہدہ چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ البتہ ایسا کرنے کے لئے شرط یہ ہے کہ تمام دھڑے ایک دوسرے سے لڑنا چھوڑ دیں اور کابل میں بیرونی مداخلت بھی رک جائے۔ تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ یہ بات تو خوش آئند ہے کہ پروفیسر ربانی اپنا عہدہ چھوڑنے کے لئے تیار ہیں لیکن جو شرائط انہوں پیش کی ہیں ان کے پورا ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ اول تو افغانی دھڑوں کا آپس میں لڑنا ایک ایسی بات ہے جو صرف اس لئے بند نہیں ہو سکتا کہ پروفیسر ربانی عہدہ چھوڑنے لگے ہیں۔ یہ جھگڑے تو جاری رہیں گے اور یہ کہنا کہ بیرونی مداخلت نہ ہو یہ بھی ایک ایسی بات ہے کہ جس کا کسی وقت بھی قابل قبول ثبوت نہیں دیا جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ پروفیسر ربانی از خود کبھی اپنا عہدہ نہیں چھوڑیں گے۔ اگرچہ ہر طرف سے کوشش ہو رہی ہے کہ افغانستان میں امن قائم ہو لیکن مختلف دھڑوں کا آپس میں لڑتے رہنا امن کے قیام میں سب سے بڑی روک ہے۔

○○○

ہندستان۔ اسلحے کی خریداری

ہندستان کے متعلق بتایا گیا ہے کہ براؤن امنڈمنٹ کی منظوری کے بعد سے زیادہ توجہ اسلحہ کی خرید پر دی جانے لگی ہے اور اس سلسلے میں جو رپورٹیں مل رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جدید ترین اسلحہ خریدنے کے لئے ہندوستان خاصا زیادہ فنڈ مہیا کر رہا ہے۔ یہ اسلحہ امریکہ برطانیہ فرانس سویڈن جرمنی اور روس سے خریدا جانا مطلوب ہے۔ فی الحال اسرائیل سے دفاعی سازو سامان خریدا جا رہا ہے۔ یہی اسلحہ کی خرید کی دوڑ اس علاقے میں مکمل امن کی طرف بڑھنے نہیں دیتی۔ پاکستان نے بار بار کہا ہے کہ براؤن ترمیم کا ہندوستان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ پاکستان اس کی وجہ سے اسلحہ میں کسی زیادتی کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ لیکن چونکہ پاکستان اور ہندوستان کے باہمی تعلقات کی فضا پراگندہ ہے۔ اس لئے ذرا ذرا سی بات سے ہندوستان کو شک ہونے لگتا ہے کہ پاکستان کسی وقت بھی اس پر حملہ کر سکتا ہے۔ دوسری طرف پاکستان میں بھی ایسے افراد موجود ہیں جنہیں ہمیشہ اس بات کا خطرہ رہتا ہے کہ کشمیر کے قبضے کی وجہ سے ہندوستان پاکستان پر حملہ کر سکتا ہے۔ گذشتہ دنوں کہا جاتا تھا کہ آزاد کشمیر کو اپنے قبضے میں لینے کے لئے ہندوستان حملے کی سوچ سکتا ہے۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ اس خبر کی کیا حیثیت ہے اور وہ کس حد تک درست ثابت ہو سکتی ہے ہماری خواہش ہے کہ دونوں ملک اپنے جھگڑے گفت و شنید کے ذریعے طے کر لیں اور دونوں ملکوں کے باشندے امن و امان اور سکھ چین کی زندگی بسر کر سکیں۔

○○○

بنگلہ دیش۔ ایک ہفتے کی ہڑتال

بتایا گیا ہے کہ جمعہ کے روز رات کے وقت ڈھاکہ میں حکومت کے مخالفین نے ہزاروں کی تعداد میں مشعل بردار جلوس نکالا اور زوردار الفاظ میں قسمیں کھا کھا کر کہا کہ وہ حکومت کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیں گے۔ تاکہ نئے انتخابات ہو سکیں اور یہ انتخابات شفاف ہونے چاہیں۔ ان میں سے اکثر لوگ شیخ حسینہ کی یہ بات دہرا رہے تھے کہ اب وقت آگیا ہے کہ حکومت کو ایک آخری دھکا لگایا جائے اور بیگم خالدہ ضیاء کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائیں اور نئے الیکشن نگران حکومت کے ذریعے کروائے جائیں۔ اس نگران حکومت کا سربراہ اعلیٰ جج ہونا چاہیے۔ حسینہ واجد جو کہ مخالف پارٹیوں کی سب سے بڑی پارٹی کی سربراہ ہیں نے کہا کہ ملک بھر میں ہفتہ کے روز ہڑتال کی جائے اور اس کے بعد نصف یوم کی ہڑتال پانچ یوم تک کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے پاس جو بھی وسائل ہیں ان سب کو استعمال کر کے حکومت کو مستعفی ہونے پر مجبور کیا جائے گا۔

○○○

دولت مشترکہ سربراہ کانفرنس

آک لینڈ (نیوزی لینڈ) میں دولت مشترکہ کا جو سربراہ اجلاس ہوا ہے اس میں زیادہ تر توجہ نائیجیریا کے ان نو افراد کی طرف رہی جنہیں حکومت نے موت کی سزا دی ہے۔ نمائندوں کی اکثریت نے اس بات پر زور دیا کہ یہ سزا غیر قانونی اور غیر انسانی ہے جو لوگ اس طرح موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہیں۔ وہ اقلیتوں کے حقوق کی حمایت کرنے کے مجرم سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ بات ہوئی کہ نیوکلیر دھماکے نہ کئے جائیں تو برطانیہ نے اپنے آپ کو اس ریزولیوشن سے الگ کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ریزولیوشن غیر معقول ہے اور ناقابل عمل۔ اس میٹنگ کے لئے آٹھ ہزار سپاہیوں کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ وہ امن و امان کو قائم رکھیں اور کسی کو غلط اقدام نہ اٹھانے دیں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ کئی ملکوں کے وفود نے احتجاجی مظاہرے بھی کئے۔ زیادہ تر پولیس کا فرض یہ قرار دیا گیا تھا کہ وہ ملکہ ایلزبتھ جو برطانیہ کی ملکہ ہیں اور جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا کی حفاظت کریں۔ اس موقعہ پر ان دونوں کو دوسرے رہنماؤں کی نسبت زیادہ خطرہ تھا۔ اس میٹنگ میں صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے مقبوضہ کشمیر میں تشدد کی طرف توجہ مبذول کروائی اور انہوں نے اس بات کا مطالبہ کیا کہ دولت مشترکہ اس معاملے کو حل کروانے کی کوشش کرے دولت مشترکہ کے سربراہوں کے ورکنگ سیشن میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کو حق خود ارادیت دلوایا جانا چاہئے اور وہاں ظلم کی کارروائیوں کو روکنے کے لئے اب دولت مشترکہ کو آگے آنا چاہئے۔ انہوں نے ہندوستان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اسے چاہئے کہ کشمیر کے لوگوں کو زندہ رہنے دے وہ اپنے حقوق کے حصول کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ دے رہے ہیں۔ صدر لغاری نے کہا کہ ہندوستان کو بامقصد گفت و شنید کرنی چاہئے۔

○○○

یاسر عرفات۔ رابن کی تعزیت

اسرائیل کے وزیراعظم یزک رابین کے قتل کے بعد پی۔ ایل۔ او۔ کے سربراہ یاسر عرفات نے تل ابیب جا کر یزک رابین کی بیوہ سے تعزیت کی وہ علی الصبح وہاں پہنچے اور تعزیت کے فوراً بعد واپس آگئے۔ حکومت نے ان کے اس اقدام کو سراہا ہے۔ اور اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یاسر عرفات واقعی صدق دل سے یزک رابین کو امن کا نمائندہ مانتے تھے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ اسرائیل میں کس طرح داخل ہوئے تو وہ مسکرائے اور انہوں نے کہا کہ بس جیسے بھی ہو سکا۔ دراصل وہ چھپ چھپا کر وہاں گئے تھے۔ اور چھپ چھپا کر ہی واپس آنے میں کامیاب ہو گئے۔ یزک رابین کی بیوہ نے اس بات کی تعریف کی کہ یاسر عرفات ان سے تعزیت کے لئے اسرائیل آئے ہیں۔ جہاں تک یزک رابین کے قتل کا سوال ہے۔ اگرچہ شروع میں کہا گیا تھا کہ صرف ایک شخص نے یہ کام کیا ہے اور اس کے پیچھے کوئی نہیں لیکن جب اس کے گھر کی تلاش لی گئی تو وہاں بہت سارا اسلحہ پایا گیا اور آہستہ آہستہ کچھ دوسرے افراد بھی حراست میں لئے جانے لگے۔ کہا جاتا ہے کہ اب تک چھ افراد کو حراست میں لیا گیا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ ان کا رابطہ کسی خفیہ مضبوط پارٹی سے ہو۔ وزیراعظم کے ہلاک کئے جانے سے پہلے انہیں ایسے ٹیلیفون بھی ملتے رہے جن میں ان کی جان کے خطرے کا ذکر ہوتا تھا۔ اب سنا گیا ہے کہ یاسر عرفات کو ایسے پیغامات مل رہے ہیں جن میں کہا جاتا ہے کہ اب قتل ہونے کی آپ کی باری ہے۔ دراصل وہ لوگ جو اس امن معاہدہ کے خلاف ہیں وہ یزک رابین اور عرفات دونوں کی یکساں مخالفت کرتے ہیں۔ قائم مقام وزیراعظم شمعون پیریز نے کہا ہے کہ امن کے معاہدے پر بدستور عمل درآمد ہوتا رہے گا۔ اور وزیراعظم کے ہلاک کئے جانے کی وجہ سے اس پر کوئی برا اثر نہیں پڑنے دیا جائے گا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یزک رابین کی تدفین کے موقعہ پر دنیا کے دیگر سربراہوں کے علاوہ شاہ حسین شاہ اردن اور حسنی مبارک صدر مصر بھی موجود تھے۔ یاسر عرفات خود وہاں نہیں جا سکے لیکن ایک وفد نے ان کی نمائندگی کی۔

○○○

لبنان۔ صدر کے لئے مزید تین سال

لبنان کے ملکی دستور کے مطابق وہاں کے صدر مملکت زیادہ سے زیادہ چھ سال اپنے عہدے پر قائم رہ سکتے ہیں لیکن اب جبکہ موجودہ صدر الیاس ہراوی کے چھ سال ہونے کو آئے ہیں شام نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ دستور میں تبدیلی کی جائے اور موجودہ صدر کو مزید تین سال کے لئے صدر رہنے دیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ لبنان کی مذہبی جماعتیں اور کچھ عوام الناس بھی اس تجویز کے خلاف ہیں۔ لیکن یہ بات بھی عام طور پر کہی جاتی ہے کہ یوں لگتا ہے کہ شام جو کچھ چاہتا ہے وہ لبنان میں ہو جاتا ہے۔ لبنان کے وزیراعظم اور نائب صدر دونوں نے شام کی اس تجویز سے اتفاق کیا ہے اور شام کے صدر حافظ الاسد نے کہا ہے کہ لبنان کے تمام بڑے رہنما جس سے مراد یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ صدر، نائب صدر اور وزیر اعظم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ الیاس ہراوی کو مزید تین سال صدر کے عہدے پر قائم رکھا جائے۔ البتہ ایسا کرنے کے لئے ملک کے دستور میں یہ ترمیم کرنی پڑے گی کہ صدر دو دفعہ کی بجائے تین دفعہ تین تین سال کی میعاد پوری کر سکتا ہے۔ عام طور پر یہ کہا جا رہا ہے کہ لبنان کے وہ لوگ جو موجودہ حکومت کے لئے حزب مخالف کا درجہ رکھتے ہیں وہ اس تجویز سے مطمئن نہیں ہیں سابق وزیر اعظم سلیم الحوض نے کہا کہ وہ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ پانچ سابق صدر جو منتخب کئے گئے تھے۔ ان کو کیوں نہ اسی عہدے پر قائم رکھا جا سکا۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر پہلے صدران کو ان کے عہدوں میں توسیع دی جاتی تو حالات خراب ہو جاتے۔

اب سعودی عرب میں بھی بم دھماکہ

ایسے لگتا ہے کہ اب دنیا کا کوئی ملک بھی بموں کے دھماکوں سے محفوظ نہیں ہے۔ بم اتنے عام ہو گئے ہیں کہ گویا ہر جگہ پر لوگ اپنی جیب میں بم لئے پھر رہے ہیں۔ محاورتاً یہی کچھ کہا جا سکتا ہے کیونکہ مختلف ممالک میں مختلف مقامات پر بموں کے دھماکے ہو رہے ہیں۔ نہ چھوٹے ملک اس سے آزاد ہیں نہ بڑے ملک گذشتہ دنوں سعودی عرب میں امریکی فوجی دفاتر میں ایک بم پھٹا کہتے ہیں یہ کار بم تھا جس سے آدھی عمارت اڑ گئی۔ چھ افراد ہلاک ہو گئے ساٹھ سے زیادہ زخمی ہو گئے تجزیہ نگاروں نے کہا ہے یہ فوجی شاہی خاندان کی حفاظت کے لئے وہاں متعین ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب میں پچیس ہزار امریکی فوجی ہیں اور پچیس ہزار امریکہ کے باشندے وہاں مختلف معاہدوں کی وجہ سے قیام پذیر ہیں۔ گویا کہ اس وقت پچاس ہزار امریکی سعودی عرب میں موجود ہیں بعض طبقے اس بات کو انتہائی طور پر ناپسند کرتے ہیں کہ سعودی عرب میں یہ "نجس" لوگ آکر بسیں۔ جب خلیج کی جنگ جاری تھی اور امریکی فوجی سعودی عرب آتے تھے اس وقت بھی بعض لوگوں نے بڑا پرزور احتجاج کیا تھا اور یہ احتجاج صرف اسی وقت نہیں ہوا تھا اس کے بعد بھی جاری رہا ہے۔ اگرچہ شاہ کا خاندان کہتا تو یہ ہے کہ وہ اپنی حفاظت خود کرنے کے قابل ہے لیکن امریکی فوج وہاں رکھی گئی ہے جو ان کی حفاظت کرتی ہے اور لوگوں کو اس امریکی فوج کے ساتھ ہم آہنگی پیدا نہیں ہوئی۔ بہرحال سعودی عرب ایک ایسی جگہ تھی جس کے متعلق کہا جا سکتا تھا کہ سخت قوانین کی وجہ سے امن و امان ہے گو اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ امن و امان کی فضا کو بھی آسانی سے تباہ کیا جا سکتا ہے اور بم چاہے مقامی طور پر بنائے جائیں یا باہر سے در آمد کر لئے جائیں ان کا استعمال کرنے والے لوگ بھی ہر جگہ موجود ہیں۔

○○○

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30266 میں کلیم احمد قریشی ولد عبدالرحمن قریشی قوم قریشی پیشہ واقف زندگی عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 21/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-5-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان نمبر 21/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ برقبہ 5 مرلہ مالیتی۔/200000 روپے۔ (2) مکان برقبہ 6 مرلہ واقع ناصر آباد B ربوہ کا 1/2 حصہ مالیتی۔/100000 روپے۔ (3) زرعی زمین ساڑھے تین ایکڑ نزد ربوہ احمد نگر کا 2/10 حصہ مالیتی۔/80000 روپے۔ اور موٹر سائیکل مالیتی۔/8500 روپے۔ 200 روپے ماہوار بصورت کرایہ مکان ملتا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2059 روپے + ۔/500 روپے مہنگائی الاؤنس ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/1750 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کلیم احمد قریشی شعبہ کمپیوٹر دفتر P.S گواہ شد نمبر1 عبدالشکور جاوید وصیت نمبر 21123 گواہ شد نمبر2 عبدالحکیم 51/22 دارالرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر 30267 میں امۃ الرحمن قریشی زوجہ کلیم احمد قریشی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 21/21 دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-5-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی 82 گرام مالیتی۔/32800 روپے۔ (2) زیورات نقرئی وزنی 200 گرام مالیتی۔/2000 روپے۔ حق بصورت کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر وصول شد مالیتی۔/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت کمپیوٹر سنٹر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امۃ الرحمن قریشی 21/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالشکور جاوید وصیت نمبر 21123 گواہ شد نمبر2 عبدالحکیم 51/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔

مسل نمبر 30268 میں رشیدہ بیگم زوجہ مکرم محمد عمر قمر 8/6 دارالعلوم غربی ربوہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/6 دارالعلوم غربی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-8-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند۔/3000 روپے۔ اور زیورات طلائی 500-61 گرام مالیتی۔/50-22816 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رشیدہ بیگم 8/6 دارالعلوم غربی الف ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد عمر قمر خاوند موصیہ وصیت نمبر 25200 گواہ شد نمبر2 محمد الطاف خان وصیت نمبر 14675۔

مسل نمبر 30269 میں فوزیہ فرحانہ بنت منظور احمد عامر قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/24 دارالرحمت شرقی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-8-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں اور ایک لاکٹ وزنی 12 گرام مالیتی۔/4800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/550 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فوزیہ فرحانہ 12/24 دارالرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر1 عامر محمود جنجوعہ وصیت نمبر 28764 گواہ شد نمبر2 محمد سلیم وصیت نمبر 18477۔

مسل نمبر 30270 میں راضیہ کنول بنت منظور احمد عامر قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/24 دارالرحمت شرقی (ب) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-8-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ راضیہ کنول 12/24 دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 عامر محمود جنجوعہ وصیت نمبر 28764 گواہ شد نمبر2 محمد سلیم وصیت نمبر 18477۔

مسل نمبر 30271 میں شہزادی بیگم بیوہ محمد صدیق خان قوم اوپل جٹ پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 7/40 فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-8-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 7/40 حصہ خاوند کی طرف سے مالیتی۔/50000 روپے۔ (2) طلائی زیورات پندرہ تولہ مالیتی۔/75000 روپے۔ (3) نقد رقم۔/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شہزادی بیگم 7/40 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 تنویر احمد خان وصیت نمبر 23908 گواہ شد نمبر2 شیخ عبدالمنان وصیت نمبر 10987۔

بقیہ صفحہ 1

نہیں۔ زنا۔ چوری۔ غفلت اور کینہ۔ ایذا رسانی سے دریغ نہیں۔ پھر کہتا ہے میں فرمانبردار ہوں۔ یہ دعویٰ غلط ہے۔ کیسا عجیب زمانہ تھا۔ جب یہ دعویٰ کہ (ہم اسی کے لئے مخلص ہیں اور ہم اسی کے لئے عبادت گزار ہیں) علیٰ رؤس الاشہاد کئے جاتے تھے۔ ایسے پاک مدعیوں کی طرح (صاحب ایمان) بننا چاہئے۔ جن کی تصدیق میں خدا نے بھی فرمایا کہ ہاں سچ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے مخلص عابد ہیں۔ صاحب ایمان کو (میں فرمانبرداری اختیار کرتا ہوں) کہنے کے ساتھ ہی (میں فرمانبردار ہوا) کہنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ یہی نکتہ معرفت ہے جو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔

(از خطبہ جنوری 1903ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 18- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ گرفتار شدہ فوجی افسر میرے بچوں کو بھی قتل کرنا چاہتے تھے۔ افسروں کے سرغنہ نے ہینڈ گرینیڈ کے ذریعے فوجی قیادت کو قتل کرنا تھا۔ کیونکہ جی ایچ کیو میں اعلیٰ فوجی افسروں کی تلاشی نہیں لی جاتی۔ انہوں نے کہا کہ سازش کا بروقت پتہ چلنے سے ملک افراتفری سے بچ گیا۔ وزیراعظم نے کہا کہ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے فوجی افسروں کے بارے میں جو بیان دیا ہے اس کے بعد قیاس آرائیاں ختم ہو جانی چاہئیں۔

○ سینٹ میں جمیعت العلمائے اسلام کے حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ فوجی بغاوت پر وزیر دفاع کے بیان سے ارکان پارلیمنٹ اور قوم مطمئن نہیں۔ اگر ایوان کے میں بحث مناسب نہیں تو ڈیفنس کمیٹی کے "ان کیمرہ" (بند کمرے کے) اجلاس میں بریفنگ دی جائے۔ انہوں نے کہا سینیٹرز کے دینی گروپ کے انتخابی اتحاد بن جانے کے متعلق وزیراعظم کے خدشات درست ثابت ہو سکتے ہیں۔ حافظ حسین احمد نے کہا کہ بے نظیر مزاروں پر حاضریاں دیتی ہیں تسبیح رکھتی ہیں لہٰذا وہ خود بہت بڑی بنیاد پرست ہیں۔

○ اسلامی جماعتیں قومی اسمبلی میں بھی پریشر گروپ بنائیں گی انتہائی خاموشی سے کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اہم امور کی تکمیل کے لئے پریشر گروپ مولانا فضل الرحمٰن سے رابطے کئے گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ 1996ء انتخابات کا سال ہو گا۔ عوام کے کندھوں پر بیٹھ کر ایوان اقتدار پہنچیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی حالات انتہائی مخدوش ہیں۔ اب خاموش رہنے کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ حکومت کے مذموم مقاصد کو ہاتھ سے روکنا ہو گا۔ فائنل راؤنڈ کی تیاریاں مکمل ہیں۔ کراچی میں حکومت لاشوں کی سیاست کر رہی ہے۔ صوبوں میں آئین کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں۔ ظالموں کو عوام کی عدالت میں گھسیٹ لائیں گے۔ مسٹر نواز شریف نے کہا کہ مذاکرات صرف مڈٹرم الیکشن پر ہوں گے۔ انہوں نے حکومتی دعوت مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اقتدار میں اشتراک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے منشور میں تضاد ہے۔ اس میں کوئی قدر مشترک نہیں ہے۔ موجودہ صورت حال سے نجات کا ذریعہ صرف نئے انتخابات ہیں۔ تمام تر اختلافات کے باوجود نئے رول آف گیمز پر بات ہو سکتی ہے انہوں نے کہا ہے پیپلز پارٹی فرسودہ نظام مضبوط بنا رہی ہے جبکہ مسلم لیگ ملک کو 21 ویں صدی کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا چاہتی ہے۔

○ اپوزیشن نے الزام لگایا ہے کہ شہباز شریف پر ایف آئی اے نے تشدد کیا۔ گریبان سے پکڑ کر مکے مارے گئے۔ شہباز شریف ٹریک سوٹ پہنے ورزش کر رہے تھے کہ 12 بجے دن ایف آئی اے کا عملہ پہنچ گیا۔ اور انہیں کہا کپڑے بدل کر سامان اٹھائیں جیل لے جانا ہے۔ شہباز شریف نے کہا کہ میرے ریمانڈ کی مدت میں ایک روز باقی ہے۔ وکلاء کے ساتھ مشورے کے بغیر سیف ہاؤس سے نہیں جاؤں گا۔ انکار پر ایف آئی اے اہلکاران پر جھپٹ پڑے۔ تفتیشی افسر نے گریبان سے پکڑ کر گھسیٹا اور کمر میں مکے مارتے ہوئے کہا تمہیں یہاں تکلیف ہوتی ہے۔ ابھی ٹھیک کرتا ہوں۔ اس نے شہباز شریف کو سیڑھیوں کے نیچے گرانے کی بھی کوشش کی۔ شور سن کر فرنٹیئر کانسٹیبلری کے جوانوں نے شہباز شریف کو چھڑایا جس کے بعد انہیں جمعہ کے روز عدالت سے 14 روز کا ریمانڈ لے کر اڈیالہ جیل بھیج دیا گیا۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری نے علماء سے کہا ہے کہ وہ کراچی میں جا کر امن و صحت کا پیغام پھیلائیں۔ دہشت گرد شہریوں کو جہنم کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ یہی آج کل سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ صدر مملکت نے یہ باتیں تبلیغی اجتماع کے موقع پر علماء سے بات چیت کرتے ہوئے کہیں۔

○ صدر مملکت رائے ونڈ کے تبلیغی اجتماع میں شرکت کے لئے رائے ونڈ آئے تو مولانا ابراہیم عبدالجبار نے ان کا خیر مقدم کیا۔ مولانا عبدالجبار نے کہا کہ ہمارا جذبہ صرف جہاد ہے۔ ہماری گشتی ٹیمیں سارا سال ملک بھر میں اسلام اور جہاد کا پیغام پہنچاتی ہیں۔

○ اپوزیشن کے ارکان نے شہباز شریف پر تشدد کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ سنگدلی اور بربریت کی انتہا ہے۔ خدا اس کے خوفناک نتائج سے ملک کو محفوظ رکھے۔ کوئی مہذب حکمران ایسا نہیں کر سکتا۔ اس المناک واقع کے بعد بے نظیر بین الاقوامی سطح پر کیا منہ دکھائیں گی۔ اپوزیشن کے ارکان نے کہا کہ یہ سب کچھ وزیراعظم اور ان کے شوہر کے ایماء پر ہوا ہے۔ ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی یہ جرات نہیں ہو سکتی۔ یوم حساب نزدیک ہے اقتدار کی شمع آخری بار بھڑک رہی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ حکومت ناکامیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے پارلیمنٹ کا اجلاس نہیں بلا رہی۔ فوجی افسروں کی گرفتاری پر حکومت نے بار بار موقف بدلا۔ اس طرح قوم میں شکوک و شبہات پیدا کئے گئے۔ حکمران لاشوں کی سیاست کر رہے ہیں۔ کوئی قتل ہو جائے تو مقدمہ مسلم لیگیوں پر بنتا ہے۔

○ صدر مملکت اور مسٹر نواز شریف دونوں نے تبلیغی اجتماع میں نماز جمعہ ادا کی۔ تاہم دونوں میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔

○ مالی دباؤ نے حکومت پنجاب کو بھی پیسے بچاؤ مہم پر مجبور کر دیا ہے۔ نئی آسامیوں پر پابندی لگا دی گئی۔ گاڑیاں اور فرنیچر خریدنے بیرون ملک سیمیناروں میں جانے' اور اخبارات میں خصوصی سپلیمنٹ شائع کرانے کی بھی اجازت نہیں ہو گی۔ اخراجات نہ صرف کنٹرول بلکہ کم کئے جانے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ سیکرٹری خزانہ نے سرکلر جاری کر دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کسی محکمے کو فالتو گرانٹ نہیں دی جائے گی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں را کے ایجنٹوں نے بے گناہ شہریوں کا قتل عام شروع کر دیا ہے۔ انتخابات کے بھارتی منصوبہ کے مخالفت ختم کرانے کے لئے لوگوں کو اغواء اور قتل کر کے لاشیں باہر پھینک دی جاتی ہیں۔

○ 25 ہزار کے انعامی بانڈ سے حکومت کی مالی پریشانیوں میں کمی ہو گئی ہے۔ ایک سیریز کی فروخت سے اڑھائی ارب روپے حاصل ہوں گے جس کے بعد نئی سیریز جاری ہو گی۔ دس ہزار روپے کے بانڈ سے ایک ارب روپے کی آمدنی ہو گی۔ آمدن کے دس فیصد کے برابر انعامات دینے ہوں گے۔

○ جنرل اسمبلی میں ایٹمی تجربات کے خلاف قرارداد منظور کر لی گئی قرارداد کی حمایت میں 95 اور مخالفت میں 12 ووٹ پڑے پاکستان امریکہ اسرائیل اور روس سمیت 45 ممالک نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ چین برطانیہ اور فرانس نے مخالفت کی جبکہ ایران اور بھارت نے حمایت کی۔

○ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ قومی مفاہمت پہلے ہونی چاہئے۔ پاور شیئرنگ یا قومی حکومت بعد کی بات ہے۔

○ ایف 16 طیاروں کی رقم پر پاک امریکہ اختلافات طے نہیں ہو سکے۔ دونوں ملکوں میں مذاکرات آئندہ ماہ ہونے کا امکان ہے۔ صدر کلنٹن کرسمس پر پاکستان کو براؤن ترمیم کی توثیق کا تحفہ دیں گے۔ ہتھیاروں کی فراہمی اگلے سال ممکن ہے۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ کراچی میں دہشت گردی ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف اور شہباز شریف دونوں نے جعلی دستاویزات پر قرضے حاصل کئے ہیں۔

○ آزاد کشمیر میں آئندہ اپریل میں انتخابات کرانے پر عام اتفاق رائے پایا جا رہا ہے۔

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649، گھر: 212300

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
• زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837، گھر: 212175

تندرستی خوبصورتی ہے اور بیماری بدصورتی
حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی کریں
• ہمدردانہ مشورہ • کامیاب علاج
مطب ناصر دواخانہ
گول بازار - ربوہ
فون: 212434-04524

تریاق اعظم 20/- 40/- 200/- | نورِ نظر کورس 625/- | اکسیر معدہ 10/- 20/- | قندِ شفاء 2/- 15/- | زردجامِ عشق 30 گولی 350/-
خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ فون: 211538-04524